- عقیدہ توحید کی اہمیت بیان کریں - نیز اس عقیدہ کے انسانی زندگی پر انفرادی اور اجتماعی اثرات کا تذکرہ کریں -

عقیدہ توحید کی تعریف:

توحید لفظ وحد سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے ایک ماننا یکتا جاننا، ایک ٹھہرانا - توحید کا اصطلاحی معنی ہوا اللہ کو ایک ماننا . عقیدہ توحید کا لغوی معنی ہوا - اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں ایک ماننا ایک ٹھہرانا -

اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اس کی ذات میں کہ اس کی ذات کے علاوہ کوئی دوسری ذات نہیں جو اس کی برابری کر سکے - اللہ تعالیٰ خود قرآن مجید کی سورۃ نحل آیت نمبر ۵ میں فرماتے ہیں کہ

والا تتخذوا الہین اثنین ۰ (نحل : ۵)

ترجمہ: اور تم دو معبود نہ بناؤ -

صفات میں اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں جو صرف اللہ تعالیٰ سے منسوب ہے، کسی دوسرے کو اس میں شریک نہ کرنا - مطلب اللہ تعالیٰ اس دنیا کا مالک ہے اس نے یہ دنیا بنائی ہے یہ دنیا بنانا اس کی صفات میں شامل ہیں اگر کوئی دنیا کی تخلیق میں دوسرے خداؤں کو جوڑے تو اس کی صفات میں شریک کہلائے گا -

صفات کے تقاضوں میں توحید کا مطلب ہے کہ جو کام اللہ تعالیٰ کے ہیں ان کو کسی دوسرے کے ساتھ جوڑنا مطلب ہر کو اللہ رازق ہے رزق دینا اس کا کام ہے لیکن اگر کسی دوسرے کو رزق کا مالک سمجھا شرک ہے -

عقیدہ توحید کی اہمیت:

انسانی افکار و نظریات کا اس کی عملی زندگی پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ عقیدہ توحید بھی ایک نظریہ ہے جس کو مانے بغیر ایمان نامکمل ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں عقیدہ توحید کو بڑی اہمیت حاصل ہے اس کے بغیر ایمان نامکمل ہے، تمام انبیاء کی تعلیمات کا بنیادی جزو ہے جبکہ اس کے بغیر تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(الف) قرآن مجید میں بار بار تذکرہ

عقیدہ توحید کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالی نے خود قرآن کریم میں بار بار اس کو تذکرہ کیا ہے۔ قرآن مجید میں لا الہ الا اللہ (یعنی اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں) کا ذکر (12) بارہ مقامات پر، لا الہ الا ھو (اس کے سوا کوئی الہ نہیں) کا ذکر تیس (30) مرتبہ جبکہ لا الہ الا انا (میرے سوا کوئی الہ نہیں) کا ذکر 6 مقامات کا کر کے اس کی اہمیت بیان کی ہے۔

اس کے علاوہ قرآن مجید میں لفظ اللہ کا ذکر 2696 دفعہ اور الہ کا ذکر 127 مرتبہ ملتا ہے۔ متعدد مرتبہ توحید کے ذکر کا قرآن مجید میں اظہار اس بات گواہ ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک عقیدہ توحید کی کتنی اہمیت ہے۔

اللہ تعالی قرآن مجید کی سورۃ الانبیاء آیت 22 میں دو خداؤں کی نفی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

ترجمہ: اگر زمین و آسمان میں خدا کے علاوہ کوئی دوسرا معبود ہوتا تو دونوں میں فساد برپا ہو چکا ہوتا۔

(ب) تمام انبیاء کی تعلیمات کا بنیادی جزو:

حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد تک کل ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسول اس دنیا میں

میں آئے ہیں۔ ان تمام انبیاء کی تعلیمات کا بنیادی نقطہ جو دنیا
تمام انبیاء کی تعلیمات سے ملتا ہے وہ ہے عقیدہ توحید۔
انبیاء اکرام نے لوگوں کو ایک اللہ کی عبادت کا درس دیا۔

(ج) ایمان کی تکمیل کا ذریعہ:

جب تک انسان دل سے عقیدہ توحید کو مان نہیں لیتا اور زبان سے اس کا اظہار نہیں کرتا اس کی ایمان مکمل نہیں ہوتا ہے توحید پر ایمان لانے بغیر اس کے تمام اعمال ضائع ہو جائے گے اور آخرت میں اس کا ذرا برابر انعام نہ پائے گا۔

سیرت النبی میں فرماتے ہیں کہ

"اسلام ایک قلعہ ہے جس کا دروازہ توحید ہے"

جس طرح ایک عمارت کا داخلہ میں داخل ہونے کا ذریعہ اس کا دروازہ ہے اسی طرح توحید پر کامل یقین کے بغیر انسان اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا ہے۔

(د) اعمال پر گہرا اثر ہے:

عقیدہ توحید کا انسانی اعمال پر گہرا اثر ہے کیونکہ یہ نیکی کا درس اور برائی سے بچنے کا سبق دیتا ہے۔ اس کا عمل کر کے ہی انسان دین پر مکمل کاربند رہ سکتا ہے۔ عقیدہ توحید میں کمزوری ایمان کی کمزوری کا باعث بنتی ہے اور یہی کمزوری انسان کی اخلاقی، سماجی برائیوں کو جنم دیتی ہے اس لیے کامل عقیدہ توحید کا اعمال پر گہرا اثر ہوتا ہے۔

(ہ) دوزخ کی آگ سے نجات کا ذریعہ:

حضرت عتبان بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"جو شخص دل سے عقیدہ توحید کا اقرار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام قرار دیتا ہے۔"

عقیدہ توحید کا انسانی زندگی پر اثر

یہ نظریہ ہی ہے جو انسان کو اچھائی کی طرف بڑے کے ما ناہے اور برائی سے بچتا ہے اگر انسان کا نظریات و افکار ہی غلط بنیاد پر مبنی ہوں تو وہ کبھی منزل تک نہیں پہنچ سکتا ہے۔ دیگر جو بھی نظریات ہے ان کا دائرہ اثر انتہائی محدود ہے وہ زندگی کے ایک یا دو پہلو کا احاطہ کرتا ہے جبکہ نظریہ توحید انسانی زندگی کے تمام پہلو کا احاطہ کرکے انسان کو ایک جامع پلان دیتا ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر کارگر ثابت ہو سکتا ہے۔

عقیدہ توحید کا انسان کی انفرادی زندگی پر اثر

(۱) عزت نفس اور خودداری کا جذبہ بیدار کرتا ہے:

عقیدہ توحید کو ماننے والے کے اندر عزت نفس اور خودداری کا جذبہ پروان چڑھتا ہے توحید پر یقین رکھنے والا تمام چیزوں کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو سمجھتا ہے زندگی، موت نفع نقصان، عزت و ذلت کا مالک صرف اللہ تعالیٰ کو مانتا ہے تو اس کے اندر دوسروں کی اطاعت اور بندگی کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے اس کی جگہ اس کے اندر خودداری اور عزت نفس کا جذبہ پروان چڑھتا ہے دوسروں کی بندگی اور اطاعت سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود قرآن مجید کی سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۰ میں فرماتے ہیں کہ

بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی (بنی اسرائیل ۷۰)

(۲) غلط نظریات سے آزادی:

عقیدہ توحید ایک طرف انسان کو عزت نفس اور خودداری کا جذبہ عنایت کرتا ہے تو دوسری طرف اس کو

غلط نظریات سے آزادی کا پروان بھی چڑھاتا ہے۔ عقیدہ توحید
کو ماننے والا سورج، چاند، ستاروں، سیاروں، جانوروں
بتوں وغیرہ کی اطاعت اور خوف سے آزاد ہو جاتا ہے بجائے
ان سے خوف کھانے کے وہ ان کو خدا کی بنائی ہوئی چیز سمجھتا
ہے اور ان کو اپنے فائدہ کے لیے استعمال کرتا ہے۔

وہ اک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے

③ بہادری و استقامت:

عقیدہ توحید جہاں انسان کو خوددار اور بے خوف بناتا ہے
ادھر ہی اس کے اندر بہادری اور استقامت کا جذبہ پیدا کرتا
ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں کہ نہ وہ غمگین ہوں گے
نہ خوف کھائیں گے (بنی اسرائیل) توحید پر ایمان کامل رکھنے والا
کبھی خوف زدہ نہیں ہوں گے نہ وہ پریشان ہوں گے بلکہ ثابت
قدمی کے ساتھ پریشانیوں اور مشکلات کا سامنا کریں گے
فتوحات ان کے لیے تحفہ ہوگی۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

④ وسعت نظر کا پیدا ہونا:

توحید پر ایمان لانے سے انسان کے اندر
وسعت نظر کا پیدا ہو جاتی ہے وہ پوری کائنات کو خدا
کی تخلیق مانتا ہے وہ اس کا نصب العین دنیا کی زندگی اور
عیش و عشرت کی زندگی نہیں ہوتا ہے وہ تو آخرت کے بارے
میں سوچتا ہے۔

(5) اطمینان قلب کا حصول :

توحید پر ایمان رکھنے سے انسان کو اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے وہ سب کچھ کا مالک خدا کو سمجھتا ہے کامیابی کی صورت میں اس کا شکر گزار ہوتا ہے جبکہ ناکامی اس کو مایوس نہیں کرتی کیونکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ اس میں اس کے لیے کوئی بھلائی پوشیدہ ہوگی جو ابھی مجھے سمجھ نہیں آ رہی - جانی و مالی نقصان پر غم سے نڈھال نہیں ہوتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا سمجھتا ہے اور اس کی رضا میں راضی ہو کر مطمئن ہو جاتا ہے -

عقیدہ توحید کا اجتماعی زندگی پر اثرات

(1) مثالی معاشرہ کا قیام :

جب انفرادی طور پر لوگ اپنی زندگی میں برائیوں کو ختم کرنے پر اور اچھائیوں کو اپنانے پر توجہ کریں گے تو معاشرہ اجتماعی طور پر برائیوں سے پاک ہو جائے گا اور بہترین اخلاق کا ~~بر دارہ~~ گہوارہ بن جائے گا -

(2) عالمی امن کا قیام :

عالمی امن کی خواہش آج کے انسان کی سب سے بڑی خواہش ہے آج کل مہلک ہتھیاروں کی ایجاد، ایک دوسرے کے خلاف نفرت اور سازشوں نے امن کو بہت نقصان پہنچایا ہے - انسان کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے - عقیدہ توحید پر ایمان لانے سے پر انسان خود ساختہ امتیاز کو بھلا کر ایک نقطہ پر اکھٹے ہو سکتے ہیں اور امن کا قیام ممکن ہو سکتا ہے -

مساوات کا درس:

توحید انسان کو اخوت و مساوات کا درس دیتی ہے

تمام انسان ایک ہیں سب آدم کی اولاد ہیں کسی انسان کو
دوسرے پر فضیلت حاصل نہیں ہے ان باتوں پر یقین کرکے انسان
دوسرے انسان کے ساتھ اخوت و بھائی چارہ کے بندھن
میں بندھ جاتا ہے ۔